حضرت لاہوری کی تبلیغ کے اثرات

ایک دفعہ عشاء کے بعد ایک نوجوان میرے پاس آیا۔
میں نے اسے کہا کہ میں بہت تھک گیا ہوں، آپ صبح تشریف
لائیں وہ صبح پھر آیا اپنے تھیلے سے اُس نے خدام الدین نکال کر کہا
میں کنجر ہوں۔ اس کو پڑھ کر میں نے، میری بیوی، میرے بھائی، میری
بھاوجہ اور ہماری لڑکیوں سب نے توبہ کی ہے۔ اُس نے کہا میرا
اپنا مکان ہے جو اس وقت کم از کم تیس ہزار کا ہے لیکن وہ حرام
کی کمائی کا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ (اُس مکان کو چھوڑ دوں) اور
مجھے کوئی اور مکان الاٹ ہو جائے مجھے افسوس ہے کہ میں اس کی
خواہش پوری نہ کر سکا۔ کیونکہ میں افسروں سے راہ و رسم
نہیں رکھتا۔

(ملفوظات طیبات)

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ کلام

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اَلَا اُخْبِرُکَ بِاَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ؟ اِنَّ اَحَبَّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ" (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا میں تجھے نہ بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔ (مسلم)

نماز کے بعد استغفار اور دعا

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِہٖ اِسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ" قِیْلَ لِلْاَوْزَاعِیْ وَھُوَ اَحَدُ رُوَاۃِ الْحَدِیْثِ، کَیْفَ الْاِسْتِغْفَارُ، قَالَ یَقُوْلُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ۰ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے اور پھر یہ کلمات کہتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام۔ امام اوزاعی سے دریافت کیا گیا اور وہ اس حدیث کے روایت کرنے والوں میں سے ایک ہیں کہ استغفار کس طرح تھا؟ اوزاعی نے کہا کہ آپؐ فرماتے تھے۔ استغفر اللہ، استغفر اللہ (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)

نماز کے بعد دعا

عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ: اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ: وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔ متفق علیہ

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے۔ یعنی اللہ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہت اور تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! نہیں ہے کوئی مانع اس چیز کا جو تو نے دی اور نہیں کوئی دینے والا اس چیز کو جس کو تو نے روک رکھا اور دولتمند کو تیرے عذاب سے۔ اس کی دولتمندی فائدہ نہیں دیتی۔ (بخاری و مسلم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدام الدین لاہور

۱۹ شوال المکرم ۱۴۰۱ھ

۲۱ اگست ۱۹۸۱ء

جلد ۲۷

شمارہ ۸

فون نمبر ۶۷۵۴۵

مندرجات

رئیس الادارہ

حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

مدیر منتظم

مولوی محمد اجمل قادری

مدیر

محمد سعید الرحمٰن علوی

پبلشر مولانا عبید اللہ انور، پرنٹر ... مطبع ... لاہور

دُنیا کی اجتماعی خودکشی کا سامان

۱۰ اگست کو امریکی صدر ریگن کا اعلان پُوری دنیا کے اخبارات میں شائع ہُوا کہ امریکہ نیوٹرون بم بنائے گا۔ اس کے ساتھ ہی تمام عالمی اخبارات میں اسی پر تبصروں کا سلسلہ شروع ہوگیا اور ہر باشعور انسان فکر مند ہوگیا کہ کیا اب واقعی.......

ع یہ تہذیب آپ اپنے خنجر سے خودکشی کرے گی۔

نیوٹرون بم ایک جوہری شیل ہوتا ہے جو ۵۶ میل کے فاصلے سے توپ کے ذریعے داغا جا سکتا ہے اور یہ اثر پیدا کرتا ہے کہ جہاں وہ گرے وہاں اتنی شدید تابکاری کرتا ہے کہ کوئی انسان اور ذی حیات زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن عام جوہری بم سے مختلف یوں ہے کہ یہ بم عمارتوں اور ٹینکوں وغیرہ کو تباہ نہیں کرتا بلکہ ہر مادی چیز باقی رکھتا ہے اور صرف جانداروں کو ختم کر دیتا ہے۔ امریکیوں کا کہنا ہے کہ صدر ریگن کا یہ فیصلہ امریکہ کی اس واضح پالیسی کا نتیجہ ہے جو بالآخر روس کو اسلحہ پر کنٹرول کی بات چیت شروع کرنے پر آمادہ کر سکتا ہے۔

لندن میں برطانوی حکومت کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ کے نیوٹرون بم بنانے کے فیصلہ کا جواب پر کوئی اثر نہیں پڑے گا کیونکہ یہ بم امریکہ میں رکھے جائیں گے۔ اور جب انہیں یورپ لانے کا فیصلہ کیا جائے گا تو اتحادیوں سے مشورہ کیا جائے گا۔ یعنی اس پر کوئی تشویش کی بات نہیں۔

روس کی خبررساں ایجنسی تاس نے لکھا ہے کہ صدر ریگن کا فیصلہ قابلِ مذمت ہے تاہم روس اپنی اور اپنے اتحادیوں کی خاطر خاموش نہیں رہ سکتا۔ تاس نے پانچ صفحات پر محیط تبصرے میں دنیا کو نیست و نابود ہو جانے کے متعلق اپنے خدشات کا اظہار کیا ہے لیکن ساتھ ہی روسی حکام نے اسی کے بنانے کے کام کا آغاز بھی کر دیا ہے دفاع کے نام پر سہی لیکن بہرحال دنیا کی تباہی کی جانب سفر کا آغاز پوری شد و مد کے ساتھ شروع ہوگیا ہے۔ فرانس کے وزیر دفاع نے کہا ہے کہ فرانس نیوٹرون بم پر تحقیقاتی کام جاری رکھے گا۔ فوجی ماہرین کا کہنا ہے کہ فرانس نیوٹرون بم کی تکنیک میں دنیا میں سب ملکوں سے آگے ہے۔ بڑی طاقتوں کی آپس کی رقابتوں کی وجہ سے دنیا میں ایک خوف کی لہر دوڑ گئی ہے۔ یہ خدائی احکامات سے انحراف

کا نتیجہ ہے ۔ جب تصورِ آخرت سامنے نہ ہو تو اقتدار کا منہ زور گھوڑا اسی طرح تباہی و ہلاکت کی طرف سرپٹ دوڑتا ہے جب اس کی باگیں رحمان کے بندوں کی بجائے شیطان کے ایجنٹوں کے ہاتھوں میں آجائیں تو دنیا پر اسی طرح مصائب کے بادل منڈلانے لگتے ہیں جس پر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر کرٹ والڈ ہائم بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ " عالمگیر ایٹمی جنگ کا خطرہ ہمارے سروں پر منڈلا رہا ہے "۔ دنیا میں انسان کی ہلاکت آفرینی کا سامان پہلے بھی کم نہ تھا اور تمام بڑی طاقتیں جنگی جنون میں مبتلا ہو کر ایٹمی اسلحہ کی تیاری میں مصروف تھیں ۔ اب روس اور فرانس میں شرکت کا اعلان کر کے عالمی امن کو ایک نیا چیلنج دیا ہے ۔

اسلام کے نام لیواؤں اور صحیح اسلام پر عمل پیرا مسلمانوں کا فرض ہے کہ دنیا میں ہر سطح پر پریشان اور دکھی انسانیت کو پیغام امن اور سلامتی کے مذہب کی دعوت دیں ۔ کہ شاید انسانیت کے ناخدا خدا پر ایمان لے آئیں ۔ اور خدا کے خوف سے انسانیت پر رحم کر سکیں ۔ ناعاقبت اندیش لوگوں کے لیے یہ صورتِ حال سبق آموز ہے ، کہ وابستگان مذاہب جو خدا کی طرف آنے کی دعوت دیتے ہیں ۔ یہ سب عذاب ان کی دعوت ٹھکرانے ، صحیح راستوں پر نہ چلنے اور عاقبت کے تصور کو دھندلانے کی وجہ سے ہے ۔ یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے کہ دنیا کی دو بڑی طاقتیں صرف اپنے اپنے مکروہ مقاصد کے لیے پوری نسل انسانی کو تباہ و برباد کر دیں ۔ ان کم عقلوں کو کون عقل دے ۔ مکمل اور صحیح عقل تو صرف کلام اللہ اور علوم نبویہ کے نور سے حاصل ہوتی ہے ۔ انسان خدائی احکامات سے روگردانی کر کے اپنے تئیں کتنی ہی ترقی کر جائے ۔ لیکن صحیح ارتقاء اور عقل و شعور صرف خدائی علوم سے آسکتا ہے ۔ مذہب سے بیگانگی کے یہی نتائج نکلنے چاہیئے تھے خدا شناس یا خدا فراموش معاشرہ ایسے ہی سیاستدان اور سائنسدان پیدا کر سکتا ہے ۔ برائی سے خیر کی توقع عبث ہے ۔ شر سے شر ہی جنم لے گا ۔ کیا امریکہ نیوٹرون بم بنا کر اخلاقی اقدار اور انسانی آزادی کے لیے کوشاں ہیں اور کیا روس اس طرح دنیا کے ہر انسان کے ہاتھ میں روٹی دے گا یا جو آدھی میسر ہے اس کو بھی چھیننے کا انتظام کر رہا ہے ۔ ماسکو میں متعین ایک نامہ نگار نے انکشاف کیا ہے کہ ۱۹۷۸ء میں امریکی سینٹروں کا ایک وفد جب ماسکو میں صدر بریژنیف سے ملا تو انہوں نے بتایا تھا کہ روس نیٹرون بم بنا ہی نہیں چکا بلکہ اس کی آزمائش بھی کر چکا ہے بڑی طاقتوں کی دیکھا دیکھی اَلنَّاسُ عَلیٰ دِینِ مُلُوکِہِم کے مصداق اسرائیل بھارت اور ارجنٹائن جیسے ممالک جو اپنے آپ کو "منی سپر پاور" سمجھتے ہیں وہ بھی عنقریب اسی روش میں بہہ نکلیں گے دنیا کی ۷۰٪ آبادی آج اس بیسویں صدی میں بھی بنیادی ضروریات تک محروم ہے ۔ یہی ستاروں پر کمندیں ڈالنے والے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی غرض سے ان وسائل کو انسانیت کی تباہی کے لئے استعمال کر رہے ہیں جو اس کرۂ ارضی پر بسنے والے ہر انسان کی ملکیت ہیں ۔ اور تمام بنی نوع انسان اسی کی حقدار ہے اور جو صرف اور صرف انسانیت کی خدمت کے لئے استعمال ہوتے چاہیئیں نہ کہ ہلاکت اور بربادی کے لئے ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ خداوند قدوس کی ودیعت کردہ عقل اور علم کو امریکہ اور روس جیسے ممالک زراعت کی ترقی ، مفلوک الحالی کے خاتمے اور انسانیت کی اجتماعی ترقی کے لئے صرف کرتے ، الٹے راستے پر چل پڑے ہیں ۔ روس جیسا ملک جو اب تک خود خوراک میں کفیل نہیں ہو سکا اسلحہ کی دوڑ میں سب سے آگے ہے اور خود کفالت کی حد سے گزر کر اب دوسرے ممالک پر غاصبانہ قبضہ کرنے کی حد تک ترقی کر گیا ہے ۔

امریکہ جو دنیا میں آزادی اور اخلاقی اقدار کا ٹھیکیدار ہے ویت نام میں ذلت آمیز شکست سے دوچار ہونے کے باوجود ابھی تک اپنی حرکتوں سے باز نہیں آیا بلکہ کمینگی کے مزید مظاہرے کر رہا ہے ۔

دنیا میں حقیقی امن صرف اور صرف اسلام کے عادلانہ نظام سے ہی قائم ہو سکتا ۔ اگر آج ہم مسلمان اپنے کردار اور افعال کو درست کر کے سچے مسلمان بن جائیں تو یقیناً قوموں کی

(باقی صلا پر)

ایٹمی توانائی سے استفادہ مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے

حضرۃ الامام مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ کا ایک پرانا مضمون جو ایک سائل کے جواب میں لکھا گیا تھا آج کے مخصوص حالات میں استفادۂ عام کے لئے پیش خدمت ہے ، ———— ادارہ ————

جس طرح دنیا کی زندہ قومیں اپنے حفظ و بقاء کی خاطر تیر و تفنگ سے مسلح رہنا ضروری خیال کرتی ہیں ، کیا اسلام بھی اپنے تابعداروں کو اغیار کی خورد برد سے بچانے کی خاطر کیل کانٹے سے لیس رہنے کا حکم دیتا ہے یا نہیں ، بینوا من الکتاب توجروا یوم الحساب

الجواب ۔ اسلام اپنے تابعداروں کو ہر شعبہ زندگی کی بہترین تعلیم دیتا ہے ، اخلاقی معاشرتی ، اقتصادی ، سیاسی ، غرضیکہ ہر ایک چیز کا اسلام بہترین معلم ہے لہذا ناممکن ہے کہ اسلام اپنے متبعین کو ایسی تعلیم سے محروم رکھے جس کے بغیر کوئی قوم دنیا میں زندہ نہیں رہ سکتی اور نہ ہی اپنے وقار اور واجب التعظیم چیزوں کی حفاظت کر سکتی ہے اس مختصر سی تحریر میں قرآن حکیم اور احادیث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روشنی میں فوجی تعلیم کا مسئلہ پیش کیا جائیگا ، سبحنک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم ط

فوجی تعلیم کے متعلق قرآن حکیم کے ارشادات ، ہر مسلمان کو اپنی حفاظت کا سامان تیار رکھنا ضروری ہے ،،

قولہ تعالیٰ واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم وآخرین من دونہم ج لا تعلمونہم اللہ یعلمہم وما تنفقوا من شیئ فی سبیل اللہ یوف الیکم وانتم لا تظلمون

سورۃ انفال رکوع نمبر ۸ ،،

ترجمہ ،، اور اپنے دشمنوں کے ضرر سے بچنے کے لئے جتنی قوت جمع کر سکو تیار رکھو ، اور پلے ہوئے گھوڑوں سے کہ اس سے دھاک پڑے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور دوسروں پر انکے سوا جن کو تم نہیں جانتے اللہ ان کو جانتا ہے اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ کی راہ میں وہ پورا ملیگا تم کو اور تمہارا حق نہ رہ جائیگا ،،

لفظ قوۃ کی تفسیر

سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ،، الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی ،،

ترجمہ ،، خبردار قوت سے مراد رمی یعنی وہ چیز جبے دور سے پھینک کر دشمن کو مغلوب کیا جا سکتا ہے ،،

چونکہ حضور انور کے زمانے میں دور سے پھینک کر صرف تیروں سے لڑائی ہوتی تھی اس لئے لوگوں نے رمی کی تیر اندازی سے تفسیر فرمائی ورنہ اصل مقصد یہ ہے کہ وہ آلات جنگ تیار رکھے جائیں جو لڑائی میں دشمن کو مغلوب کرنے میں کام آسکیں ۔

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جب وہ باطل کے مقابلہ اور دشمن سے جنگ کیلئے بلایا جائے فوراً حاضر ہو ،،

قولہ تعالیٰ ، یا ایہا الذین امنوا ما لکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ط ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الآخرۃ فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الآخرۃ الا قلیل ط الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما لا ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئا ط واللہ علی کل شیئ قدیر ، سورۃ توبہ رکوع ۶ ،،

ترجمہ ، اے ایمان والو ، تم کو کیا ہوا جب تم سے کہا جاتا ہے کہ کوچ کرو اللہ کی راہ میں تو گرے

جاتے ہو زمین پر کیا خوش ہو گئے دنیا کی زندگی پر آخرت کو چھوڑ کر سو کچھ نہیں نفع اٹھانا دنیا کی زندگی کا آخرت کے مقابلہ میں مگر تھوڑا، اگر تم نہ نکلو گے تو دے گا تم کو عذاب دردناک اور بدلے میں لادیگا اور لوگ تمہارے سوا اور کچھ نہ بگاڑ سکو گے تم اسکا اور اللہ سب چیز پر قادر ہے"

ہر مسلمان حصول رضائے الٰہی اور دشمن کو شکست دینے کے لئے جان اور مال دونوں چیزیں خرچ کردے

قولہ تعالیٰ، انفروا خفافاً وثقالاً وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ہ

سورۃ توبہ رکوع ۶"

ترجمہ، نکلو ہلکے اور بوجھل اور اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں انتہائی کوشش کرو، یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم کو سمجھ ہے

ضرورت کیوقت جان اور مال دینے سے جی چرانا علامت نفاق ہے

قولہ تعالیٰ" لا یستاذنک الذین یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر ان یجاھدوا باموالھم وانفسھم واللہ علیم بالمتقین ط انما یستاذنک الذین لا یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر وارتابت قلوبھم فھم فی ریبھم یترددون

(سورۃ توبہ رکوع نمبر ۷)

ترجمہ، نہیں رخصت مانگتے (بوقت ضرورت) تجھ سے وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور یوم آخرت پر اس سے کہ لڑیں اپنے مال اور جان سے اور اللہ خوب جانتا ہے ڈر والوں کو، رخصت وہی مانگتے ہیں تجھ سے جو نہیں ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور شک میں پڑے ہوئے ہیں دل ان کے سو وہ اپنے شک ہی میں بھٹک رہے ہیں،

قولہ تعالیٰ، انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ ط اولئک ھم الصادقون ط،

سورۃ حجرات رکوع ۲،

ترجمہ" ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اسکے رسول پر پھر شبہ نہ لائے اور لڑے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے وہ لوگ جو ہیں وہی ہیں سچے"

مسلمان محض اپنے مالک کی رضا کے لئے جان اور مال دیتا ہے

یہ دونوں چیزیں اب اسکی نہیں رہی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے خرید لی ہیں، لہٰذا اب اسکو ان کے بچانے اور مالک کی راہ میں خرچ نہ کرنے کا اختیار نہیں

قولہ تعالیٰ، ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون ط وعداً علیہ حقاً فی التوراۃ والانجیل والقرآن ط ومن اوفیٰ بعھدہٖ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہٖ وذالک ھو الفوز العظیم

ترجمہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کے مال اور جانیں بہشت کے عوض میں خرید لی ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑائی کرینگے پھر یہ لوگ کفار کو بھی قتل کرینگے اور قتل بھی کئے جائینگے، اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ سچا ہے تورات انجیل اور قرآن میں بھی کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنے وعدہ کا ایفار کرنے والا کون ہو سکتا ہے، سو خوشیاں کرو اس معاملہ پر جو تم نے کیا ہے اس سے، اور یہی ہے بڑی کامیابی"

کوئی مسلمان کسی مسلمان کو (بجز اجازت شرعی) قتل کریگا تو خدا تعالیٰ کے غضب اور لعنت اور دوزخ کا مستحق ہوگا"

قولہ تعالیٰ" ومن یقتل مؤمناً متعمداً فجزاؤہٗ جھنم خالداً فیھا وغضب اللہ علیہ ولعنہٗ واعد لہٗ عذاباً عظیماً،

سورۃ نساء رکوع ۱۳،

ترجمہ اور جو کوئی قتل کرے مسلمان کو جان کر تو اسکی سزا دوزخ ہے پڑا رہیگا اسی میں اور اللہ کا اس پر غضب ہوا اور اس کو لعنت کی اور اس کے واسطے تیار کیا بڑا عذاب"

احادیث نبویہ متعلقہ جہاد

(۱) دار الاسلام اور ملت اسلامیہ کی حفاظت سے جی چرانا علامت نفاق ہے"

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغزو ولم یحدث بہ نفسہٗ مات علیٰ

شعبۃ من نفاق " (مسلم)

ترجمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر غزوہ (جنگ دشمنان اسلام بصورت وقوع) اور بغیر ارادہ جنگ دشمن (بصورت عدم وقوع) مرگیا تو وہ ایک قسم کے نفاق کی حالت میں مرا،

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ علیہ وسلم من لقی اللہ بغیر اثر من الجھاد فلقی اللہ وفیہ ثلمۃ

رواہ الترمذی

ترجمہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اللہ سے ملاقات کی (یعنی مرا اور اس کے (اعمال میں) جہاد کا کوئی اثر نہ پایا گیا تو اس کے ایمان میں نقص ہوگا۔

ملت اسلامیہ کی حفاظت کیلئے تیاری کی ترغیب

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتبس فرساً فی سبیل اللہ ایماناً باللہ وتصدیقاً بوعدہٖ فان شبعہ وریّہٗ وروثہٗ وبولہٗ فی میزانہٖ یوم القیامۃ"

(رواہ البخاری)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں (یعنی جہاد وغیرہ) میں گھوڑا باندھ رکھا اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے اور اس کے وعدہ کی تصدیق کرنے کے خیال سے پس تحقیق اس کا کھانا اور پانی اور لید اور پیشاب اس پالنے والے کے ترازو (اعمال صالحہ) میں قیامت کے دن شمار کئے جائینگے، (انتہیٰ)

اسلامی نقطۂ نگاہ میں فوجی کی عزت

عن سھل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الروحۃ والغدوۃ فی سبیل اللہ افضل من الدنیا وما فیھا

(رواہ البخاری)

ترجمہ سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن کا پچھلا حصہ یا پہلا حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں (یعنی دشمنوں سے جنگ وغیرہ میں) خرچ کرنا ساری دنیا اور جو چیز اس میں ہے سب سے بہتر ہے" انتہیٰ،

فقہاء عظام کے ہاں!

ملکی وملی حفاظت کی فوجی خدمت کیلئے تیاری ہر مسلمان پر فرض ہے

ھو فرض کفایۃ ۔ کل ما فرض لغیرہٖ فھو فرض کفایۃ اذا حصل المقصود بالبعض والا ففرض عین (رد المختار)

ترجمہ جہاد فرض کفایہ ہے جو چیز کسی دوسری غرض سے لازم کیجائے۔ تو وہ فرض کفایہ ہوتی ہے بشرطیکہ بعض کے ادا کرنے سے مقصد حاصل ہوجائے ورنہ فرض عین ہوگی"

قولہ ھو فرض کفایۃ، قال فی الدر المنتقیٰ ولیس بتطوع اصلاً ھو الصحیح فیجب علی الامام ان یبعث سریۃ الی دار الحرب کل سنۃ مرۃ او مرتین وعلی الرعیۃ اعانتہ الا اذا اخذ الخراج الخ

رد المختار"

ترجمہ جہاد فرض کفایہ ہے در المنتقیٰ والے نے کہا ہے کہ صحیح یہ مذہب ہے کہ جہاد کو نفلی عبادت ہرگز نہیں کہا جاسکتا، لہٰذا امام پر واجب ہے کہ سال میں ایک یا دو مرتبہ دشمنان اسلام پر لشکر بھیجے اور رعایا پر اس کی مدد لازم ہے ہاں اگر خراج لیکر دشمنوں سے صلح کرلے تو پھر لشکر کشی کی ضرورت نہیں رہیگی اگر امام دار الحرب پر لشکر کشی نہیں کریگا تو سارا گناہ اسی کے سر پر ہوگا""

الحاصل

قرآن حکیم کی آیات بینات احادیث نبویہ علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام اور تصریحات فقہاء عظام سے صاف طور پر واضح ہوچکا ہے کہ ہر مسلمان (بشرطیکہ جسمانی نقائص کی وجہ سے معذور نہ ہو) کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال اور جان دینے کے لئے ہر وقت تیار رہے جب ضرورت پیش آئے تو کبھی جی نہ چرائے، ہوس ملک گیری کے لئے میدان جنگ میں نہ جائے بلکہ مالک حقیقی عز اسمہٗ وجل مجدہٗ کی رضا حاصل کرنے کے لئے جائے گویا کہ ہر مسلمان فوج الٰہی کا ریزرو (مخصوص) سپاہی ہے"

مسلمانان پاکستان کا فرض

برادران اسلام، جس طرح قرآن حکیم میں دوسرے فرائض کے لئے امر کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے مثلاً واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ، نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو بعینہ اسی طرح اسلام کی حفاظت کے لئے امر کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے اعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ جہاں تک ممکن ہو سکے اعداء اسلام کے مقابلہ

(باقی ۲۳ پر)

ضبط وترتیب : علوی

آج دنیا اہلِ اسلام کی طرف دیکھ رہی ہے

شیخ طریقت حضرت مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم العالیہ

بعد الحمد والصلوٰۃ :-
اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :-
اِنَّ اللہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ۔

محترم حضرات ! ہمارے حضرت رحمہ اللہ تعالےٰ کا معمول تھا کہ وہ ذکر کے بعد اپنے بھائیوں کی اصلاح کی خاطر کچھ نصیحتیں فرما دیتے تھے ہم نے بھی اللہ کی توفیق سے یہی سلسلہ قائم رکھا ہُوا ہے مقصد محض یہ ہے کہ جذبۂ عمل بیدار ہونے کی توفیق بیش از بیش ہو اور ہم لوگ اللہ کے حضور سرخرو ہو سکیں۔

حقیقت یہ ہے کہ بغیر کچھ کئے کچھ بنتا نہیں محنت و جفاکشی بہت ضروری ہے - دنیوی اعتبار سے ہماری جو مادی ضرورتیں ہیں ان کے لیے محنت و مشقت لازمی اور ازبس ضروری ہے - زمین طیار کر کے اس میں بیج نہ ڈالا جائے پھر کھیت کی پوری پوری حفاظت نہ کی جائے تو بات بنتی نہیں - یہی حالت ملازمت اور کاروبار کی ہے جب دنیا کے سارے کاروبار اور دھندے بغیر کچھ کئے پورے نہیں ہوتے توکیادین و روحانیت ہی ایسی چیزیں ہیں جن کے لیے کوئی محنت نہ کرنا پڑے ؟ اس محنت و مشقّت اور ریاضت و ذکر کے لیے ہی یہ مجلس سجتی ہے - اور اہل اللہ حضور علیہ السلام کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں دل کی بیماریوں کے ازالہ کے لیے جد و جہد کرتے ہیں - اہل اللہ کا سب سے بڑا سبق ذکر الٰہی ہے کیونکہ یہی قرآن و سنت کی تعلیم ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہر چیز کی صفائی کے لیے اللہ نے کچھ نہ کچھ بنایا ہے دلوں کی صفائی کے لیے اللہ کا ذکر صیقل کا کام دیتا ہے - حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق منقول ہے کہ انہوں دھوبی کو دیکھا تو پوچھا کیا کر رہے ہو اس نے کہا کہ لوگوں کے کپڑے صاف کر رہا ہوں فرمایا - آؤ میں تمہارے دل کی صفائی کا اہتمام کر دوں -

جب آدمی محنت و مشقت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ یقیناً کامیابی سے سرفراز فرماتے ہیں السعی منی والاتمام من اللہ اس راہ میں مشقتیں بھی آتی ہیں اور سب سے زیادہ مشقتوں سے انبیاء علیہم السلام کو دوچار ہونا پڑا لیکن مشقتوں اور مصائب پر صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنے سے منازل بہت جلد طے ہوتی ہیں - ویسے جنہیں مصائب و آلام میں لذت نصیب ہو جاتی ہے ان کا رنگ ہی جدا ہوتا ہے - ہمارے میاں عبدالہادی صاحب دین پوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیماری کے زمانہ میں کوئی صحت کی دعا کرتا تو ناراض ہوتے اور فرماتے کہ میرے مالک کا مجھ پر کرم ہے تم چاہتے ہو یہ نعمت چھن جائے ؟ واقعہ تو یہی ہے کہ

(باقی ۱۹ پر)

خطبہ جمعہ

انسانوں پر انسانوں کی خدائی اسلام نے بزورِ شمشیر ختم کر دی

سارے انسان اللہ کی مخلوق ہیں، کسی کو حق نہیں کہ وہ دوسروں کو اپنا غلام بنالے

○ جانشین شیخ التفسیر حضرۃ مولانا عُبید اللہ انور مدّ ظلہم ○

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ : اَمّا بعد ،
فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم
بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم :-
یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللہِ اَتْقٰکُمْ ؕ اِنَّ اللہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ○
(الحجرات - آیت ۱۳)

" اے لوگو ! ہم نے تمہیں ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہارے خاندان اور قومیں جو بنائی ہیں تاکہ تمہیں آپس میں پہچان ہو بے شک زیادہ عزت والا تم میں سے اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیز گار ہے - بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے -

" اسلام " اللہ کا بھیجا ہُوا دین ہے - وہ اللہ جو رب العٰلمین تمام جہانوں کا پروردگار اور تمام انسانوں کا پیدا کرنے والا ہے - ساری کائنات اسی اکیلے نے بنائی ہے - وہ واحد و یکتا ہے - ہم سب اس کی مخلوق ہیں اسی کی کائنات میں رہتے ہیں - دن رات اسی کی عطا فرمائی ہوئی نعمتیں استعمال کرتے اور اسی کی اجازت اور فضل و احسان سے زندگی گزار رہے ہیں -

ہم سب کا خالق اللہ ہے - ہماری ہر چیز کائنات کی ہر چیز کا اصل مالک اللہ تعالےٰ ہے ؎
در حقیقت مالک ہر شے خدا است
چند روزہ زندگی میں کائنات کی کچھ نعمتیں اس لیے ہمارے سپرد کر دی گئی ہیں تاکہ ہم ان سے اللہ تعالےٰ کے حکموں کے مطابق متمتع ہوں اور استفادہ کریں اپنی من مانی نہ کریں اور امانت میں خیانت کے مرتکب نہ ہوں - جو چیز اپنی نہ ہو کسی کی ہو اور اس کا مالک کسی بھی وقت اسے واپس لے سکتا ہو - چند گھڑیاں اس کے اپنے پاس اور اپنے اختیار میں ہونے پر غرور کرنا ، اپنے کو دوسروں سے برتر و اعلیٰ جاننا اور اپنے ہی دوسرے بھائیوں کو نظر حقارت دیکھنا شیطان کا بہت بڑا دھوکہ اور پرلے درجے کی حماقت ہے - حسب و نسب ، جاہ و اقتدار ، مال و دولت ، عہدہ اور سلطنت کچھ بھی باعث تفاخر نہیں - یہ چیزیں انسان کی عنداللہ مقبولیت اور نجات کا ذریعہ نہیں بن سکتیں - پھر ان کے بل بوتے پر دوسروں کو حقیر

معاشی ، اخلاقی اور نظم و ضبط کی بیشمار برائیاں حرام دولت کی پیداوار ہیں

بقیہ اداریہ

امامت پھر ہمارے سپرد ہو سکتی ہے۔ اور حقیقی سکھ چین بھی دنیا میں اُسی وقت قائم ہوگا۔ ورنہ حالات دن بدن بد سے بدتر ہوتے چلے جائیں گے۔ مسلمانوں کے لئے دو ہی راستے ہیں یا تو کردار کی بلندی اور اسی کے ساتھ عروج و اقتدار یا اخلاق کی پستی اور اس کے ذلت و رسوائی۔ اس کے علاوہ مسلمان کے لئے رب ذوالجلال نے کوئی تیسرا راستہ مقرر نہیں فرمایا۔

دنیا میں اس تمامتر بربادی کی ذمہ داری بھی مسلمانوں پر ہی عائد ہوتی ہے کہ کیوں انہوں نے اپنی روایات کو خیرباد کہا اور ذلیل و رسوا ہوتے اور دنیا کی قیادت خدا ناشناسوں اور خدافراموشوں کے ہاتھ میں آ گئی۔ اور جب قیادت اپنے ہاتھوں میں آئے گی تو یہی سب کچھ ہو گا جو ہو رہا ہے۔ اللہ پاک ہمارے اجتماعی گناہوں کو معاف فرمائے اور اس کا عملی تدارک کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنے لئے صحیح قیادت منتخب کرنے کی توفیق دے۔ کیونکہ مخلص قیادت ہی مسلمانوں کو ایک بار پھر آن کی عظمت کو واپس دلوا سکتی ہے۔

عفااللہ عنہ

احقر محمد اجمل قادری

مدرسہ قاسم العلوم

دروازہ شیرانوالہ

لاہور

مرتب: ظہیر میر

شب و روز

اواخر شعبان میں شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند اور مدرسہ شاہی مراد آباد کے شیخ الحدیث حضرت مولانا ارشد مدنی دامت برکاتہم ایک دن اچانک مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ تشریف لائے جس دن وہ لاہور آئے اسی شام حضرت اقدس مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات کے لیے تشریف لے آئے حضرت مولانا ارشد مدنی کے ساتھ حضرت مولانا سید انور حسین نفیس شاہ صاحب دامت برکاتہم خلیفہ مجاز حضرت رائے پوری اور حضرت مولانا سید حامد میاں دامت برکاتہم کے صاحبزادے جناب محمود میاں بھی تھے۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور کے بڑے صاحبزادے جناب میاں محمد اجمل قادری نے میزبانی کے فرائض انجام دیئے حضرت مدنی کچھ دیر ٹھہرے اور واپس تشریف لے گئے۔ اگلے دن حضرت مدنی دامت برکاتہم اکوڑہ خٹک تشریف لے گئے اور وہاں سے حضرت مولانا عزیز گل دامت برکاتہم سے ملاقات کے لیے سخاکوٹ روانہ ہوگئے۔

حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں نظارۃ المعارف القرآنیہ کے نام سے قرآنی انقلاب اور آزادی برصغیر کے لیے جو مدرسہ امام انقلاب استاد العلماء حضرت مولانا عبید اللہ سندھی نور اللہ مرقدہٗ نے شروع کیا تھا حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی لاہور آمد کے بعد کسی نہ کسی انداز میں اور خاص طور پر دورۂ تفسیر کی شکل میں مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ دروازہ لاہور میں یہ سلسلہ جاری رہا اور الحمد للہ اب بھی بخیر و خوبی جاری ہے آج کل یہاں سے فارغ التحصیل طلبہ کو جو اسناد دی جاتی ہیں۔ ان پر امام انقلاب حضرت سندھی رح حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رح، حضرت علامہ انور شاہ کاشمیری رح، حضرت مولانا احمد علی لاہوری، شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی، حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم دیوبند اور حضرت اقدس مولانا عبید اللہ انور صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے دستخط ثبت ہوتے ہیں۔ حضرت لاہوری کے زمانہ میں فرقہ ہائے باطلہ کے رد کے لیے مختلف علماء جنہیں اپنے اپنے شعبہ میں تخصص ہوتا تھا۔ طلباء کو پڑھانے کے لیے تشریف لاتے تھے چنانچہ امسال بھی

- - - - - - - - - -

مولانا منظور احمد چنیوٹی اور حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر تشریف لائے۔ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر نے بڑی محنت سے طلباء کو ختم نبوت پر لیکچر دیئے لڑکوں کو عبارات لکھوائیں اور اس

جاننا اور ان پر اپنا تسلط قائم کرنا کیونکر روا ہو سکتا ہے؟

انسانوں پر انسانوں کی خدائی کو اسلام نے ختم کیا ہے۔ اسلام کسی فرد اور کسی جماعت کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ خاندانی شرافت، سرمایہ اور دولت یا قوت و طاقت کے ذریعہ خود بڑا بن بیٹھے اور دوسرے انسانوں کو اپنا غلام بنا لے۔ چنانچہ اس نے عرب و عجم، افریقہ و یورپ اور تمام نوع انسانی کو مخاطب کر کے اعلان کر دیا کہ :-

"اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ متقی ہو"

باقی رہی بات قوموں اور خاندانوں کی، تو ان کی حیثیت و ضرورت باہم متعارف ہونے سے زیادہ نہیں ہے۔

"اے انسانو! (حقیقت یہ ہے) کہ ہم نے تمہیں ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے"۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :-

"اکثر غیبت، طعن و تشنیع اور عیب جوئی کا منشاء کبر ہوتا ہے کہ آدمی اپنے کو بڑا اور دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے۔ اس کو بتلاتے ہیں کہ اصل میں انسان کا بڑا چھوٹا یا معزز و حقیر ہونا، ذات پات اور خاندان و نسب سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ جو شخص جس قدر نیک خصلت، مؤدب اور پرہیزگار ہو اسی قدر اللہ کے ہاں معزز و مکرم ہے۔ نسب کی حقیقت تو یہ ہے کہ سارے آدمی ایک مرد اور ایک عورت یعنی آدم و حوا کی اولاد ہیں۔ شیخ، سید، مغل، پٹھان اور صدیقی، فاروقی، عثمانی، انصاری سب کا سلسلہ آدم و حوا پر منتہی ہوتا ہے۔ یہ ذاتیں اور خاندان اللہ تعالےٰ نے محض تعارف اور شناخت کے لیے مقرر کیے ہیں۔ بلاشبہ جس کو حق تعالےٰ کسی شریف اور معزز گھرانے میں پیدا کر دے وہ ایک موہوب شرف ہے جیسے کسی کو خوبصورت بنا دیا جائے لیکن یہ چیز ناز اور فخر کرنے کے لائق نہیں۔ کہ اسی کو معیار کمال اور فضیلت کا ٹھہرا لیا جائے اور دوسروں کو حقیر سمجھا جائے۔ ہاں شکر کرنا چاہیے کہ اس نے بلا اختیار و کسب ہم کو یہ نعمت مرحمت فرمائی۔ شکر میں یہ بھی داخل ہے کہ غرور و تفاخر سے باز رہے اور اس نعمت کو کمینہ اخلاق اور بری خصلتوں سے خراب نہ ہونے دے۔ بہرحال مجد و شرف اور فضیلت و عزت کا اصل معیار نسب نہیں تقوےٰ اور طہارت ہے اور متقی آدمی دوسروں کو حقیر کب سمجھے گا"۔

انہی متقین کے بارے میں قرآن مجید میں خداوند عالم نے فرمایا۔ کہ بلاشبہ متقین باغات اور چشموں میں رہیں گے" چونکہ آخرت سے پہلے دنیا میں انہوں نے نیکوکاری اپنا لی تھی۔ اس لیے وہ دوسری اور اصل زندگی میں وہ سب کچھ لے رہے ہوں گے جو ان کا پروردگار انہیں عطا فرما رہا ہوگا۔ وہ رات کے تھوڑے حصے میں سویا کرتے تھے اور باقی وقت اپنے رب کے ساتھ راز و نیاز کیا کرتے تھے۔ یہ سب اُسی کا انعام ہے۔

اللہ پاک ہمیں تعلق باللہ درست کرنے اور اللہ کی مخلوق کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور غریبوں کی دعائیں لینے کی توفیق دے۔ جو لوگ دولت کے نشے میں مخمور غریب کو انسان نہیں سمجھتے۔ اللہ کے یہاں دردناک عذاب سے دوچار ہوں گے اور دنیا میں بھی مکافات عمل کے نتیجہ میں ذلیل و رسوا ہونگے لیکن ان بدبخت دولتمندوں کی کرتوتوں سے غربا میں جو ردِ عمل ہوتا ہے اس کی سزا پورا معاشرہ بھگتتا ہے۔ خداوند قدوس سے دعا ہے کہ ہمیں سچا کھرا محمدی مسلمان بننے اور انسان کو انسان سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

موضوع پر خاص تیاری کرائی۔ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر کو ان کی روانگی کے موقعہ پر افطار پارٹی دی گئی۔ اس تقریب میں طلبار کے علاوہ معززین علاقہ نے بھی شرکت کی۔

۱۹ر رمضان المبارک کو مدرسۃ البنات میں دورہ تفسیر کے طلبار کرام کو جناب صاحبزادہ میاں محمد اجمل قادری صاحب نے دعوتِ افطار پارٹی دی۔ اس سادہ اور پروقار تقریب میں طلبار کے علاوہ بہت سے دوسرے حضرات نے بھی شرکت کی۔

اس سال بھی حسب معمول جامع مسجد شیرانوالہ میں مدرسہ قاسم العلوم کے شعبہ تجوید و قرأت کے صدر مدرس جناب قاری غلام فرید صاحب نے قرآنِ پاک سنایا۔ جبکہ مدرسہ قاسم العلوم کی شاہ ولی اللہ لائبریری میں ایک شہری حافظ جو ایک مقامی کالج کے ہونہار طالب علم ہیں انہوں نے نماز تراویح میں قرآنِ پاک سنایا اور ۲۷ر رمضان المبارک کو جامع مسجد شیرانوالہ میں نماز تراویح کے بعد ختم قرآن پاک کی علیحدہ تقریب منعقد ہوئی اس تقریب میں علماء نے خطاب کیا اور حضرت مولانا قاری غلام فرید صاحب نے آخر میں دعا فرمائی اسی طرح مدرسۃ البنات میں بھی دورۂ تفسیر کے ایک طالب علم جناب حافظ محمد اشرف صاحب نے قرآن پاک سنایا اور ۲۴ر رمضان المبارک کو جامع مسجد میں نماز تراویح کے بعد ختم قرآن پاک کی پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب سعید سے خدام الدین کے ایڈیٹر جناب حضرت مولانا قاری سعیدالرحمان علوی نے بڑا پرمغز خطاب فرمایا انہوں نے طلبار کو خلوص کے ساتھ قرآن پاک کی خدمت کی تلقین کی اس کے علاوہ اس سال مدرسۃ البنات اور قاسم العلوم میں مختلف جگہوں پر سات قرآن پاک نماز تراویح میں سنائے گئے۔ اس سال رمضان المبارک میں جامع مسجد شیرانوالہ میں پچیس افراد نے اعتکاف کیا۔ اگرچہ انجمن کی طرف سے ان حضرات کے خورد و نوش کا اہتمام نہیں تھا بعض احباب نے ان حضرات کو دورانِ اعتکاف کھانا دیا۔ اور مہتمم حاجی بشیر صاحب نے طلبار کرام کے ساتھ ساتھ ان حضرات کی میزبانی کے فرائض بھی انجام دیئے۔

امسال رمضان المبارک میں حسب معمول حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ کے معمولات جاری رہے۔ حضرت اقدس رات نماز تراویح کے بعد دورۂ تفسیر کے طلبار کو پڑھاتے تھے حضرت اقدس نے مختلف نشستوں میں مختلف موضوعات پر بڑے پرمغز لیکچر دیئے اور باقاعدہ لڑکوں کو نوٹ کروائے۔ (نوٹ) رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں حضرت اقدس بے پناہ مصروف رہے ان کی مصروفیات کی تفصیلی رپورٹ ۱۷ر ستمبر کے شمارے میں ملاحظہ فرمائیے۔

قرآن حکیم اور خلائی تحقیق

خالق کائنات کی پیدا کردہ ہر شے دعوتِ فکر دیتی ہے

تحریر: سید عطاء الرحمٰن جعفری بی اے (آنرز)

مظاہر قدرت کے مشاہدہ اور مطالعہ سے جو علم حاصل ہوتا ہے اُسے سائنس کہتے ہیں۔ اس علم کا دائرہ نہایت وسیع ہے جو کسی طرح محدود نہیں کیا جا سکتا۔ جمادات، نباتات، حیوان اور انسان کی تخلیق سے لے کر اس لامحدود کائنات کی دیگر اشیار کے وجود و عدم کے اسباب و علل کی تحقیق کا تعلق اسی علم سے ہے۔ نظریۂ ارتقا ہو یا نظریۂ اضافی۔ کشش ثقل کا سلسلہ ہو یا جوہری قوت کا انکشاف، خلائی سفر کی جدو جہد ہو یا انسانی ذہن کا تجزیہ، یہ سب سائنسی تحقیقات کی مختلف صورتیں ہیں اور یہی وہ علم ہے جس نے موجودہ دور میں بنی نوع انسان کو حیران و ششدر کر دیا ہے۔ کیونکہ اس کے عملی نتائج متعدد حیرت انگیز اور مفید ایجادات اور تسخیر ماہتاب کی صورت میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ بہر حال مومن کے لیے یہ علم روز اول کی طرح قدیم ہے۔ انسان کو اللہ تعالے نے اشرف المخلوقات بنایا اور اسے دیگر علوم کے ساتھ اس علم کی بھی تعلیم دی۔

ارشاد باری تعالے ہے:

"پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، پیدا کیا انسان کو گوشت کے لوتھڑے سے۔ پڑھ۔ تیرا رب بڑی عزت والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ سکھایا انسان کو، وہ کچھ سکھایا جو وہ جانتا نہ تھا۔" (سورہ علق)

اگر عقل و شعور سے کام لیا جائے تو خالق کائنات کی پیدا کردہ ہر شے دعوتِ فکر و نظر دیتی ہے۔ اللہ تعالے نے کسی بھی شے کو بیکار پیدا نہیں کیا، گو وہ قادرِ مطلق ہے لیکن اس نے انسان کو زمین پر اپنا خلیفہ بنایا۔ اور اس کے لیے ہر قسم کی ضرورت کا اہتمام کیا۔

سورہ البقرہ کی ایک آیت میں واضح کیا گیا ہے کہ:۔

"اللہ وہی ہے۔ جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کیا تاکہ اس میں اس کے حکم سے کشتیاں چلیں تاکہ تم اس کی عطا کی ہوئی روزی تلاش کرو۔ اور تم اس کے شکر گذار بنو، اور اس نے تمہارے لئے مسخر کیا جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ بھی زمین میں ہے۔ بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو غور کرتے ہیں۔"

ان آیات ربانی سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالے نے کائنات کی ہر شے انسان کے لئے مسخر کر دی ہے۔ بقول ڈاکٹر اقبالؒ

نہ تو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لئے
جہاں ہے تیرے لئے تو نہیں جہاں کے لئے

جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ انسان قدرت کی تخلیقات سے اپنی مرضی اور ضرورت کے مطابق استفادہ کر سکتا ہے اور یہی کوشش انسانی علوم کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اس لئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ قرآن مجید حقیقی سائنس کی تعلیم دیتا ہے۔ سائنسدانوں نے اس سلسلے

ہیں اب تک جو تجربات و مشاہدات کئے ہیں اور جو معلومات حاصل کی ہیں وہ نامکمل ہیں لیکن جو بھی انکشافات ہوئے ہیں وہ قرآن مجید کی صداقت کا مظہر ہیں۔ سورۂ یاسین میں فرمانِ خداوندی ہے کہ

"اور ان کے لئے ایک نشانی رات ہے ہم اس پر سے دن کھینچ لیتے ہیں جبھی وہ اندھیروں میں ہے۔ اور سورج اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ یہ حکم زبردست حکمت والے کا ہے اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کیں۔ یہاں تک کہ وہ کھجور کی ڈال جیسا ہو گیا۔ نہ تو سورج چاند کو پکڑ سکتا ہے اور نہ رات دن پر سبقت لے جا سکتی ہے ہر ایک اپنے اپنے دائرہ میں حرکت کر رہا ہے۔"

احادیث میں ہے کہ رسولِ اکرم (صلی اللہ تعالےٰ علیہ و اصحابہ وسلم) جب معراج کے لئے تشریف لے گئے تو راستہ میں چاند نظر آیا تو رسولِ خدا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم) نے حضرت جبرئیل (علیہ السلام) سے استفسار کیا کہ یہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل (علیہ السلام) نے فرمایا کہ یہ بھی زمین کی طرح آباد تھا لیکن اس پر قیامت آ چکی ہے۔

آج امریکہ اور روس خلائی سفر میں چاند سے جو مٹی لا کے انہوں نے اپنی رصدگاہوں میں اس مٹی کا تجربہ کیا ہے اور وہ اپنے تجربہ کی بنیاد پر اس بات پر متفق ہیں کہ اس مٹی میں بھی روئیدگی کے آثار تھے اور زمین کی طرح اس مٹی میں وہ اجزا ہیں جو انسانی زندگی کے لئے ضروری ہیں لیکن آکسیجن کی عدم موجودگی کے باعث اب انسان وہاں نشو و نما نہیں پا سکتے۔

قرآن مجید نے چودہ سو سال قبل ہی ان اسرار و رموز کو کھول کر رکھ دیا تھا جو صدیوں کی جد و جہد کے بعد حاصل ہوئے ہیں۔ کون سا ایسا سائنسی نظریہ ہے جس کی طرف اشارہ قرآن مجید میں نہ ملتا ہو۔ نظریہ ارتقاء کے سلسلہ میں سورۂ النور میں واضح کیا گیا کہ

"اللہ نے تمام جانداروں کو پانی سے پیدا کیا۔"

اس قسم کی متعدد آیات اس ام الکتاب میں موجود ہیں۔ جن کا تعلق تخلیق کائنات اور مخلوقِ خداوندی سے ہے۔ لیکن اس کے سمجھنے کے لئے خلوص، نیک نیتی اور بصیرت کی ضرورت ہے لیکن افسوس کہ مسلمان فروعات اور توہمات اور بدعات میں مبتلا ہو گئے ؂

حقیقت روایات میں کھو گئی
یہ امت خرافات میں کھو گئی

یہی وجہ ہے کہ مسلمان دوسری قوموں سے بہت پیچھے رہ گئے۔ چاند کی تسخیر موجودہ سائنسی و خلائی دور کا اہم ترین کارنامہ ہے۔ تسخیر ماہتاب تو اس خلائی سفر کی ایک ابتدائی کڑی ہے۔ سورہ انشقاق کی آیات ۱۹ اور ۲۰ میں ارشاد ہے کہ

"تم ضرور ایک طبق سے دوسرے طبق تک سوار ہو کر جاؤ گے۔ اس کے بعد بھی یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔"

اور پھر سورہ رحمٰن کی آیات ۳۳ میں فرمایا کہ:

"اے انسانوں اور جنوں کے گروہو! اگر تم آسمانوں اور زمین کے دائروں سے نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ مگر تم ایسا نہیں کر سکتے ایک عظیم طاقت کے بغیر۔"

ان قرآنی آیات کا واضح مفہوم ہے کہ اگر انسان کوشش کرے تو خدائی تائید سے وہ خلائی سفر اور تحقیقات میں راکٹوں اور دیگر ایجادات سے مزید کامیابیاں حاصل کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:۔

"یہی وہ کتاب ہے جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے۔" (سورہ البقرہ)

ارشاد باری تعالےٰ ہے:۔

"پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو ایک رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سفر کرایا۔ جس کے اطراف ہم نے برکتیں رکھیں۔ اسے ہم نے آسمانوں پر عظیم نشانیاں دکھلائیں، بیشک وہ سنتا اور جانتا ہے۔"

(سورہ بنی اسرائیل)

معراج کا یہ معجزہ نہ صرف اہل فکر و نظر پر انسانی عظمت کے اسرار کھولتا ہے بلکہ موجودہ دور کی خلائی تحقیق کو صحیح ثابت کرتا ہے۔ اس سفر کے دوران اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ و اصحابہ وسلم کو اپنی نشانیاں دکھلائیں جن تک ابھی تک کسی انسان کی نظر نہیں پہنچی ہے۔ امت مسلمہ کو یہ معراج کا واقعہ بھی دعوت فکر و نظر دیتا ہے کیونکہ یہ صرف سفر نہ تھا بلکہ مظاہرِ قدرت کا مشاہدہ بھی تھا

اسلام کا پیغام

صلح و امن و صبر و تسلیم و رضا دیتا ہوں میں
جو یہ جوہر لے اُسے انساں بنا دیتا ہُوں میں

نوعِ انساں سے محبت کی اگر ہے آرزو
دیدۂ پُرنم دلِ درد آشنا دیتا ہُوں میں

آہ! کیا تھے اور اب کیا ہو گئے افسوس ہے
اپنی صورت دیکھ لو تم! آئینا دیتا ہُوں میں

قافلے والو! پھرو گے کب تک آخر در بدر
اس طرف آؤ کہ منزل کا پتا دیتا ہُوں میں

تھک گئے سب، ہو چکا بیمار روحوں کا علاج
دیکھئے اب اپنے دامن کی ہوا دیتا ہُوں میں

جس جگہ دامن کے ذرّوں کو جھٹک دوں ایک بار
اس زمیں کا گوشہ گوشہ جگمگا دیتا ہُوں میں

میرے لطفِ رنگ و بو سے آشنا ہے پھول پھول
کانٹے کانٹے کو بہاروں میں چھپا دیتا ہُوں میں

آج بھی ہیں میری محرابوں میں ضو افگن چراغ
آج بھی ظلمت فریبوں کو ضیا دیتا ہُوں میں

آج بھی فرعون ہے، فرعون کے ساحر بھی ہیں
کون بنتا ہے کلیم اس کو عصا دیتا ہُوں میں

نامِ حق کس طرح ہوتا ہے زمانے میں بلند
دیکھ لے تجھ کو حدیثِ کربلا دیتا ہُوں میں

سر جھکا دیتا ہے جب اُس ایک کے دَر پر کوئی
اُس کے دَر پر سارے عالم کو جھکا دیتا ہُوں میں

امین گیلانی

نعت

ہو جائے ہواؤں کا جو رُخ سوئے مدینہ
اُڑ کر مَیں پہنچ جاؤں سرِ کوئے مدینہ

کعبہ ہے محبت کا، یہ قبلہ ہے یقیں کا
خالِ رُخِ طیبہ ہو کہ گیسوئے مدینہ

ہے کوثر و تسنیم مری تشنہ لبی کو
اے چارہ گرو! آبِ لبِ جوئے مدینہ

ہوں مُشک کا طالب، نہ ہوں عنبر کا مَیں سائل
راس آتی ہے دل کو مرے خوشبوئے مدینہ

پردے میں شریعت کے ہو پوشیدہ طریقت
رُخ جانبِ کعبہ ہو تو دل سوئے مدینہ

سرشار ہے مکّہ مئے توحید سے، لیکن
اللہ رے! پاکیزگیٔ خوئے مدینہ

ڈھونڈو تو ہر اک ذرّے میں پوشیدہ ہے اس کے
مرجان و عقیق و یمِ لولوئے مدینہ

کافی ہے گنہگاروں کو بخشش کے لئے یہ
مِل جائے اگر ایک سرِ موئے مدینہ

آزاد! مَیں قسمت پہ کروں ناز نہ کیوں کر
آجائے اگر مجھ کو نظر روئے مدینہ

۲۹ر جون ۱۹۸۱ء ——— آزاد شیرازی

ہمارے قدیم ادارے

امروٹ شریف کا مدرسہ

مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی

۱۳۰۸ھ کی بات ہے کہ برصغیر کی مشہور بزرگ ہستیوں (حافظ محمد صدیق بھرچونڈوی، مولانا غلام صدیق شہداد کوٹی، اور مولانا محمد صدیق پشاوری) میں سے بھرچونڈی شریف کے بزرگ حافظ صاحب کی وفات ہوئی، حافظ صاحب سید محمد حسن صاحب رحمہ اللہ کے خلیفہ تھے اور وہ براہ راست سید محمد راشد روضہ دھنی کے خلیفہ مجاز تھے، سکھوں کے مقابلہ کے لئے جب سید احمد بریلوی اور شاہ اسماعیل ابن شاہ عبدالغنی ابن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لشکر لیکر سندھ میں آئے تو یہاں حیدر آباد میں تالپور حکمرانوں کے مہمان ہوئے تھے اور سید صاحب نے میر فتح علی خان اور دوسرے لوگوں کو قلعہ میں نماز جمعہ پڑھائی تھی،

اور پھر یہاں سے براستہ ہالا روانہ ہوئے اور سندھ میں سوئی والے بزرگ کے ہاں مہمان ہوئے تھے اور راستہ میں ان کے مرشد زادہ سید صبغۃ اللہ شاہ کے بھی مہمان ہوئے تھے حافظ محمد صدیق صاحب نے ان کی زیارت بھی کی اور ان کے جہاد کے جذبہ سے متاثر ہو کر خود بھی یہ جذبہ رکھتے تھے، مولانا عبیداللہ سندھی حافظ صاحب رحمہ اللہ کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئے تھے اور ان کے مشورہ پر دارالعلوم دیوبند تحصیل علم کے لئے گئے تھے تین سال کی مختصر سی مدت میں مولانا سندھی نے بارہ سال کا درس نظامی کا نصاب ختم کیا اور اپنے مربی حافظ محمد صدیق صاحب کی زیارت کے لئے بے تاب تھے، جیسے ہی آپ بھرچونڈی پہنچے حافظ صاحب دس دن پہلے وصال فرما چکے تھے ”،

مولانا صاحب نے محرم الحرام ۱۳۰۵ ہجری میں آپ کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا تھا، اور کچھ عرصہ آپ کی خدمت میں رہ کر ذکر اذکار بھی کیا تھا اور حافظ صاحب کی وفات کی وجہ سے ان کو بہت رنج ہوا حافظ صاحب کی وفات کی وجہ سے ان کے خلیفہ مجاز بھرچونڈی میں موجود تھے، جن میں مولانا سید تاج محمود امروٹی کا اسم مبارک قابل ذکر ہے ”،

مولانا امروٹی نے مولانا سندھی کو پریشان دیکھ کر ان کو اپنے گاؤں امروٹ ضلع سکھر میں آنے کے لئے کہا اور مولانا صاحب کے لئے ایک دینی درسگاہ قائم کرنے کا وعدہ بھی کیا، مولانا سندھی حضرت امروٹی کے ساتھ امروٹ شریف آئے امروٹ میں پہلے ہی خانقاہ اور مسجد موجود تھی فقراء کے لئے کمرے بھی موجود تھے توکل علی اللہ کر کے ان کو مدرسہ اور دینی درسگاہ میں تبدیل کیا گیا اور مدرسہ کا نام محمود المدارس رکھا گیا، اس مدرسہ سے نہ صرف شمالی سندھ میں علم کی اشاعت ہوئی بلکہ اس کے فیض کا حلقہ جنوبی سندھ بلوچستان، بہاولپور، پنجاب تک وسیع ہو گیا اسی مدرسہ کے اولین طالبعلموں میں سے مولانا عبدالقادر صاحب بہاولپوری اور مولانا عبدالوہاب صاحب کلاچوی سندھی ہیں، مولانا عبدالقادر صاحب دین پوری بہاولپور کے بڑے عالم تھے جن کے ہاں مولانا سندھی نے عربی کی ابتدائی کتب پڑھی تھیں لیکن مولانا سندھی نے وہ علمی تبحر حاصل کیا کہ ان کے استاذ امروٹ میں ان سے حدیث شریف پڑھنے آئے یہ بزرگ عالم معمر تھے، مولانا عبیداللہ سے عمر میں بڑے تھے، اور مولانا کی وفات کے بعد بھی چند سال زندہ رہے، میں نے ان کی زیارت دین پور میں کی تھی اور ان سے گفتگو بھی ہوئی تھی“،

مولانا عبدالوہاب صاحب کلاچوی سندھی، سندھ کے وہ عالم تھے جن کے سندھ میں اکثر علماء شاگرد ہیں، ان کا ہم پلہ عالم ہندوستان میں بھی شاذ و نادر ملیگا ان کے متعلق مشہور ہے کہ اگر فنون کی کتب جلا کر ان سے عرض کیا جاتا تو وہ دوبارہ ان کو لکھ سکتے تھے، فارسی اور سندھی کے بلند پایہ شاعر تھے، فارسی میں آپ کا تخلص ”شیخ“ تھا آپ میرے استاد تھے کئی اشعار اپنے دست مبارک سے لکھ کر مجھے دیئے تھے جو ۱۹۷۶ء کے سیلاب کی وجہ سے لاڑکانہ ضلع والے آبائی مکان منہدم ہونے کی وجہ سے دریا برد ہو گئے، یہ مدرسہ سات سال بڑے زور شور سے جاری رہا اور مولانا

سندھی نے نہ صرف مدرسہ میں تعلیم کو جاری رکھا بلکہ اس علاقہ کی سندھی زبان کو ترقی دلانے کے لیے اور سندھی کتب شائع کرانے کے لئے چھاپہ خانہ اور پریس کا بھی انتظام کیا اور محمود المطابع نامی پریس قائم کیا،

قرآن مجید کا جو سندھی ترجمہ حضرت امروٹی نے شروع کیا تھا اس میں بھی علمی مشورے مولانا سندھی دیتے رہے اور یہ پہلا سندھی ترجمہ تھا جو سندھی ٹائپ میں قرآن مجید کے متن کے بغیر شائع ہوا تھا

محمود المدارس میں مولانا تاج محمود صاحب نے ایک بہت بڑا کتب خانہ بھی قائم کیا تھا جس میں تفسیر، حدیث، فقہ کے علاوہ ہر فن کی کتب جمع کی گئی تھیں، تفاسیر کے لحاظ سے آج بھی یہ کتب خانہ سندھ کا سب سے بڑا کتب خانہ ہے، پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے پہلے میں نے اس کتب خانہ کی زیارت کی تھی اور موجودہ سجادہ نشین (حضرت مولانا ابوالمنیر سید محمد شاہ امروٹی اطال اللہ عمرہ) جو اس وقت صاحبزادہ تھے (سجادہ نشین نہیں ہوئے تھے) کی عنایت سے زیارت نصیب ہوئی تھی، کیونکہ کتب حویلی کے اندر رکھی ہوئی تھیں اور میرے لئے خاص اہتمام کیا گیا تھا"

مولانا عبید اللہ سندھی نے اسی مدرسہ میں رہ کر مندرجہ ذیل کتب تصنیف کی تھیں

۱، تعلیقات معانی الآثار طحاوی (حدیث)
۲، تعلیقات فتح القدیر شیخ ابن الہمام (فقہ)
۳، فتح الاسلام لابواب بلوغ المرام (شرح حدیث)
۴، شرح قطع سفر السعادت، فیروز البساری
۵، تخریج ما فی الباب الترمذی، (حدیث)
۶، تخریج احادیث الغنیہ سید عبد القادر جیلانیؒ
۷، ازالۃ الشبہ عن فرضیۃ الجمعۃ"
۸، تنسیق احادیث بدء الوحی من الجامع الصحیح

ان کے علاوہ ایک سندھی ماہنامہ ہدایت الاخوان" نامی بھی جاری کر دیا گیا تھا

ان کے علاوہ عام لوگوں کے استفادہ کے لئے کئی کتابیں سندھی میں بھی شائع کی گئیں تھیں"

مولانا عبید اللہ صاحب سندھی فرماتے تھے کہ میں نے ابتداء سے عام مدرسوں کی طرح نصاب تعلیم پر اکتفاء نہیں کیا لیکن شاہ ولی اللہ کی کتابوں، جیسے کہ فتح الرحمان، الفوز الکبیر، وغیرہ جیسی کتابوں کی تدریس ہوتی تھی اس سے معلوم ہوا کہ محمود المدارس برصغیر کا پہلا مدرسہ ہے جس میں انقلابی بنیادوں پر تعلیم شروع کی گئی اور مسلسل سات سال تک یہ مدرسہ بڑی رونق کے ساتھ جاری رہا اس مدرسہ اور درسگاہ کے فیض کا یہ اثر ہوا کہ آگے چل کر اس مدرسہ کے فارغ التحصیل طلباء نے وطن کی آزادی کی تحریک اور تحریک خلافت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور قید خانوں کو آباد کیا، اور فرنگی سامراج کا ظلم برداشت کیا"

سات سال کے بعد مولانا عبید اللہ صاحب سندھی نے امروٹ شریف کو الوداع کہہ کر پیر جھنڈا ضلع حیدر آباد چلے گئے اور وہاں "دار الرشاد" نامی مدرسہ قائم کیا، جو سندھ کی دوسری انقلابی درسگاہ تھی،

امروٹ کا محمود المدارس بعد میں اپنا عروج قائم نہ رکھ سکا، لیکن اس سے جو علماء فارغ التحصیل ہو کر نکلے انہوں نے سارے سندھ کے اندر مدارس کا جال بچھا دیا اور علم کی روشنی سارے سندھ کے اندر پھیل گئی

آگے چل کر سید میاں نظام الدین شاہ کے دور میں دوبارہ مدرسہ کو زندہ کیا گیا،" یکے بعد دیگرے مولانا عبد اللہ صاحب چانڈیہ مولانا مظہر الدین صاحب انڈھڑ جیسے متبحر علماء اس مدرسہ میں صدر مدرس رہے اور مدرسہ کو اچھا خاصہ فروغ نصیب ہوا ان بزرگوں کے بعد مولانا حافظ عبد المجید صاحب ٹانوری سالہا سال وہاں درس دیتے رہے، اب بھی موجودہ سجادہ نشین سید محمد شاہ امروٹی کی برکت سے یہ مدرسہ جاری ہے

اے لوگو!

اپنے رب سے ڈرو، بیشک قیامت کا زلزلہ ایک بڑی چیز ہے، جس دن اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائیگی اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈالدیگی اور تجھے لوگ مدہوش نظر آئیں گے اور وہ مدہوش نہ ہونگے لیکن اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔

سورۃ الحج آیت نمبر ۱، تا ۲،

بقیہ : طبی مشورے

پڑوسی ہیں یعنی ان سے رشتہ ہمسائیگی ہے کوئی خدمت ہو تو فرمائیے ؟

نعیم الرحمان رحمانی، حیدر آباد

ج : آپ انگلیوں اور جسم پر مالش کے ساتھ ساتھ صبح و شام دیسی گھی کا پراٹھا دودھ میں بھگو کر کھایا کریں اور سالن کا استعمال کم کر دیں اور شیخ صاحب سے میرا سلام عرض کر دیں۔ شکریہ !

بیماری وغیرہ بھی اللہ کی نعمت ہے کہ گناہوں کے ازالے اور رفع درجات کا سبب ہے" لیکن ہر نعمت ہر کسی کے بس میں نہیں یہ تو ظرف کی بات ہے۔

اور یہ باتیں اصل میں کامل کی صحبت سے نصیب ہوتی ہیں ہمارے چودھری عبد الرحمٰن صاحب مرحوم نے حضرت رحمہ اللہ تعالےٰ سے تعلق کے بعد ۵۵ سال کی نمازیں لوٹائیں۔ وہ کہتے تھے کہ کالج کے زمانہ میں نماز کی حاضری ضروری تھی ورنہ جرمانہ ہوتا۔ اس لئے ڈرتے ہوئے ایسے ہی وضو بے وضو شریک ہو جاتے، جب تعلق ہوا تو کایا پلٹ گئی۔

میرے بھائیو! آپ اپنی روحانی بیماریوں کی فکر کریں دنیا مادیت کے سمندر میں غرق ہو چکی ہے اور اب اسے اپنی تباہی کا احساس ہے۔ جبھی تو ہندوستان کے اپوزیشن لیڈر مسٹر جگ جیون رام نے دیوبند کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے دیوبند کو ایک مینارۂ نور قرار دیا اور ہندو معاشرہ اچھوتوں کے ساتھ جو بدسلوکی کرتا ہے اس پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے اسلام کے اس کردار کو سراہا کہ وہ انسانیت کا قدردان ہے اور اس نے انسانی قدروں کی حفاظت کی ہے۔

مجھے یقین ہے کہ مسلم معاشرہ صحیح معنی میں اسلامی معاشرہ بن جائے تو بھٹکتی ہوئی دنیا اسلام کے دامن رحمت کو بہت جلد تھام لے گی۔

اللہ تعالےٰ اصلاح احوال کی توفیق دے۔ آمین

كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ٥

ترجمہ: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(مسلم)

اخلاص

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اخلاص ایک حجام سے سیکھا ہے جب میں مکہ معظمہ میں تھا ایک حجام ایک خواجہ کی حجامت بنا رہا تھا۔ میں نے کہا کیا میرے بال بھی خدا کے لیے کاٹ دو گے؟ اس نے کہا "ہاں"۔

اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔ ابھی تک اس خواجہ کی حجامت پوری نہ بنی تھی کہ حجام نے اس سے کہا "آپ اُٹھ جائیے، کیونکہ جب خدا کا نام درمیان میں آگیا میں نے سب کچھ پالیا"۔

پھر مجھ کو بٹھایا، میرے سر کو بوسہ دیا اور میرے بال مونڈ دیے۔ اس کے بعد مجھے ایک کاغذ دیا جس میں ریزگاری تھی اور مجھ سے کہا "اس کو اپنی ضرورت پر خرچ کرنا"۔ میں نے جب اس کی یہ حالت دیکھی تو نیت کی کہ اوّل جو کشائش مجھے نصیب ہوگی تو میں اس شخص کے ساتھ مروّت کروں گا۔ ابھی تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ لوگوں نے مجھے بصرہ سے اشرفیوں کی ایک تھیلی بھیجی۔ یہ تھیلی لے کر میں اس حجام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب میں نے تھیلی اسے دی تو اس نے کہا "یہ کیا ہے؟" میں نے کہا "میری نیت یہ تھی کہ جو مجھے اوّل کشائش ملے گی وہ میں تجھے دوں گا"۔ یہ سن کر اس نے مجھ سے کہا:۔

"تجھے خدا سے شرم نہیں آتی؟ تم نے مجھے کہا تھا کہ خدا کے لیے میری حجامت بنا دے اور اب یہ کیا لے کر آیا ہے؟ بھلا تو نے کہیں یہ دیکھا ہے کہ کوئی شخص خدا کے لیے کام کرے اور عوضانہ طلب کرے"۔

سائنس اور جدید فلسفہ کا موجد

الحسن بن الہیثم

مرتبہ:۔ گل شاہ حنیف سالک، ایم اے شعبہ اسلامیات، جامعہ پشاور

الحسن بن الہیثم کو (۹۹۸ - ۱۰۶۷ء) جسے مغربی علماء البیزن کہتے ہیں، اسلام کے ان عظیم فرزندوں میں شمار کیا جاتا ہے جنہوں نے سائنس کی بنیاد رکھی اور جن کے عظیم تجربوں پر یورپ نے اپنی نشاۃ ثانیہ کے وقت فائدہ اٹھایا۔ الحسن (البیزن) علم PNYSKS کے موجد تسلیم کیے جاتے ہیں، تیسری صدی ہجری کے آخر میں پیدا ہونے والا یہ مسلمان سائنس دان علم بصریات کا بانی سمجھا جاتا ہے۔

مشہور ہے کہ الحسن نے ایک بار بصرہ میں کہا، جہاں وہ سائنس کی تعلیم دیا کرتے تھے، کہ اگر میں مصر جاتا تو وہاں نیل میں ایسا بندھ باندھتا کہ وہ ہمیشہ کام دیتا، سیلاب کے سال بھی اور خشکی کے سال میں بھی۔ کیونکہ میں نے سُنا ہے کہ دریائے نیل ایک اونچی جگہ (یعنی اسوان) سے مصر میں گرتا ہے۔

یہ خبر اس وقت کے فاطمی خلیفہ الحاکم بامر اللہ کو پہنچائی گئی جو اس سے بہت خوش ہوا اور اس نے بہت سا مال دے کر اپنے ایلچی کو الحسن بن الہیثم کے پاس روانہ کیا۔ جب الحسن قاہرہ پہنچے تو خلیفہ نے شہر سے باہر جا کر ان کا استقبال کیا۔

الحسن نے دریائے نیل کا باقاعدہ معائنہ کیا اور کافی عرصہ تک متعلقہ جگہوں کا مطالعہ کرتے رہے، آخرکار جب وہ "الجنادل" پہنچے، (جہاں پر اب اسوان ہائی ڈیم ہے) تو انہوں نے اعلان کر دیا کہ یہاں بندھ بنانا ناممکن ہے، بڑی مشکل سے جان بخشی ہوئی اور خلیفہ نے ان کا عذر تسلیم کر لیا۔

یوں الحسن مصر آ پہنچے اور وہاں باقاعدہ اقامت اختیار کر لی۔ اس ناکامی کے بعد خلیفہ نے ان کو دوسرے کام پر لگا دیا اور ان پر نگرانی سخت کر دی تاکہ خونی خلیفہ کو کسی طرح ان کی گردن اڑانے کا حق مل جائے۔ اس مستقل ڈر کی وجہ سے الحسن نے خود کو پاگل بنا لیا۔ خلیفہ نے ان کو ان کے گھر میں نظر بند کر دیا وہ یونہی نظربند رہے یہاں تک کہ حاکم بامر اللہ کا انتقال ہو گیا، جس کے بعد انہوں نے پاگل پن چھوڑ دیا اور اپنے گھر سے ازہر منتقل ہو گئے۔ بچوں کو تعلیم دے کر اور مخطوطات نقل کر کے انہوں نے روزی کمانا شروع کر دی۔

روشنی اور بصریات کے بارے میں جو حیرت انگیز

انکشافات انہوں نے اپنی کتاب "المناظر" میں کیے ہیں ان کا شمار علم بصریات کی تاریخ میں ایک "انقلاب" سے کیا جاتا ہے۔

ان سے پہلے کے علماء مثلاً اقلیدس اور بطلیموس کا خیال تھا کہ آنکھیں باہر کی چیزوں کو دیکھنے کے لیے اپنے اندر سے شعاعیں نکالتی ہیں جو کہ دیکھے جاتے والی چیز سے ٹکرا کر آنکھ تک واپس آتی ہیں، لیکن الحسن نے اس خیال کو رد کر دیا اور نیا خیال پیش کر دیا جو کہ آج سائنس کی رُو سے علمی تصوّر کیا جاتا ہے، انہوں نے کہا کہ آنکھ سے شعاعیں نہیں نکلتی ہیں جن کی وجہ سے انسان دیکھتا ہے بلکہ اس کے برعکس دیکھی جانے والی چیزیں آنکھوں کی طرف شعاعیں بھیجتی ہیں جن کو ہماری آنکھ کا "عدسہ" قبول کر کے دماغ تک پہنچا دیتا ہے۔

"روشنی کے انعکاس" کے بارے میں الحسن بن الہیثم کا فلسفہ ہے کہ جب روشنی چمکدار سطحوں (مثلاً آئینے) پر پڑتی ہے تو روشنی میں ایک نہایت زبردست طاقت ہوتی ہے جس کو چمکدار سطح نہایت ہی طاقت سے روکتی ہے اس عمل سے انعکاس عمل میں آتا ہے اور روشنی اسی طاقت سے پیچھے واپس آ جاتی ہے جس طاقت سے وہ چمکدار شے سے ٹکرائی تھی۔

"روشنی" سے متعلق ان کی بحثیں عربی سے لاطینی زبان میں سات جلدوں میں ترجمہ کی گئیں اور باژل (سوئٹزرلینڈ) میں پندرھویں صدی میں ان کی اشاعت ہوئی۔

ابن الہیثم اپنے اس فلسفہ کو ثابت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حرکتِ انعکاس کا رُخ جاننے کے لیے ہمیں یہ جاننا ہو گا کہ پڑنے والی حرکت جسے وہ "الحرکۃ الساقطۃ" یا "اعتماد" کہتے ہیں۔ دو حرکتوں یا دو چیزوں سے مرکب ہوتی ہے۔ ایک "سطح چمکدار" پر پڑنے والی "عمودی حرکت" دوسری "متوازی حرکت"۔ چمکدار سطح پر پڑنے والی عمودی حرکت سطح سے ٹکرا کر ختم ہو جاتی ہے کیونکہ اس سطح میں اس کو قبول کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ چمکدار سطح کے اس فعل سے عمودی حرکت پلٹ کر متوازی حرکت میں تبدیل ہو جاتی ہے جس کا رُخ چمکدار سطح کے رُخ کے خلاف ہوتا ہے۔ ابن الہیثم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ روشنی کا انعکاس اسی زاویہ سے ہو گا جس سے روشنی کو پھینکا گیا ہو، کیونکہ ڈالی جانے والی شعاع اور منعکس ہونے والی شعاع اور شعاع کے گزرنے کے نقطہ کا عمود ایک ہی درجہ میں ہوتا ہے، ان مسائل کو ثابت کرنے کے لیے الحسن نے ایک آلہ بھی بنایا تھا جس کا نام انہوں نے "آلۃ الانعکاس" رکھا تھا۔ اس مسئلہ کو آج بھی "الہیزن ہتھیوری" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس کا ذکر آکسفورڈ یونیورسٹی میں نیوٹن کے استاد باروز نے کیا ہے۔

انہوں نے روشنی کی دوسری چیزوں میں داخل ہونے کے بارے میں ایک آلہ بنایا، جس کا نام "آلۃ الانعطاف" رکھا۔ اس آلہ سے روشنی کے پانی میں، ہوا سے شیشے میں، شیشے سے پانی میں، چپٹی چیزوں سے گول، گول جیسے ملبی سطحوں میں روشنی کے داخل ہونے کے بارے میں تحقیق کی جاتی تھی۔

ابن الہیثم نے پرانے علماء سے ہٹ کر قوس و قزح، چاند کے گرد ہالے، چاند و سورج گرہن اور دوسرے سائنسی مسائل پر نئے نظریات پیش کیے۔ یہ تمام مسائل ان کے مختلف رسائل کتاب الثرینہ اور "المناظر" میں مل سکتے ہیں۔

ابن الہیثم کے یہ نظریات آج بھی بہت اہمیت کے حامل ہیں جس طرح کی اہمیت انہیں راجر بیکن کے زمانہ میں حاصل تھی۔ اٹلی والوں کا دعویٰ ہے کہ "تصویر کھینچنے کا آلہ" "خراط کرنے کا آلہ اور "اڑنے والی" چیز کا تصوّر سب سے پہلے اطالوی سائنس دان لیونا روڈ نے بنائے تھے، حالانکہ یہ سب چیزیں ابن الہیثم کی ایجاد ہیں۔

جب سولہویں صدی میں یوحنا کیلر نے جرمنی میں "گلیلیو کی دُوربین" کے پیچھے کے واقعات کی چھان بین کی تو اسے اس کے پیچھے الہیزن ہی کھڑا ہوا دکھائی دیا۔ اس نے ایک آلہ بنایا جو کہ لیونا روڈ کے تصویر کے آلے سے بہت مشابہ تھا آلہ سفطاف کی مدد سے الحسن ابن الہیثم نے یہ معلوم کر لیا کہ کرۂ زمین کے گرد ہوائی بلندی کیا ہے۔ اس نے ثابت کیا تھا کہ یہ بلندی پندرہ کلومیٹر ہے۔ الحسن ابن الہیثم نے اپنی کتاب المناظر میں ایسے شیشوں کے بنانے کا طریقہ بھی بتایا ہے جس میں سورج سے پڑنے والی شعاعوں کو ایک "نقطۂ انعکاس" پر جمع کر کے سخت گرمی پیدا کی جا سکتی ہے۔

بقیہ : بہنوں کا صفحہ

عمر: مجھے میری بیوی کی خدمت کافی ہے۔ یہ جہاں جانا چاہیں جا سکتے ہیں۔

وزیر، جو ارشاد

مشہور ہے کہ جب آپ کو انتخاب کے بعد شاہی گھوڑا پیش کیا گیا تو آپ نے سواری سے انکار کر دیا اور کہا میری خچر مجھے لا دو۔

(۲)

خلیفہ عبدالملک نے اپنی بیٹی اور عمر بن عبدالعزیز کی بیوی فاطمہ کو ایک بیش بہا ہیرا تحفہ دیا تھا۔ خلیفہ بننے پر عمر نے بیوی کو کہا کہ ہیرا داخل خزانہ کر دے یا مجھ سے جُدا ہو جا بیوی نے ہیرا داخل خزانہ کر دیا۔

(۳)

ابو امیہ عمر بن عبدالعزیز کا غلام ان کی بیوی فاطمہ کے پاس گیا تو اس نے جَو کی روٹی دی۔ اس نے پوچھا "کیا ہر روز جَو کی روٹی پکتی ہے"؟ اس نے جواب دیا۔ "ہاں بیٹا! ہر روز خلیفہ یہی کھاتے ہیں"۔

(۴)

ایک دن عمر بن عبدالعزیز نے بیوی سے پوچھا۔ "تمہارے پاس ایک درہم ہے"۔

بیوی نے جواب دیا، "کیا کرو گے"۔

کہا، "انگور لوں گا"۔

بیوی بولی، "خلیفہ کے پاس ایک درہم بھی نہیں"۔

خلیفہ بولا، "جہنم کی سختی سے یہ سختی بہتر ہے"۔

بقیہ : ایٹمی توانائی

کیلئے آلات جنگ اور ان کا علم اور مشق تیار رکھو لھٰذا مسلمان کا فرض ہے کہ نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ کی طرح اپنی حفاظت کا سامان بھی تیار رکھے،

مشورہ

میں ہرگز یہ نہ کہو نگا کہ جس ہتھیار کا رکھنا قانوناً جرم ہو وہ رکھا جائے اور اس کی مشق کیجائے البتہ یہ ضروری ہے کہ جو چیز قانون کے دائرہ کے اندر رہ کر مسلمان رکھ یا کر سکتا ہے وہ ضرور رکھے اور کرے، مثلاً جن مسلمانوں کو قانوناً بندوق رکھنے اور چلانے وغیرہ کی اجازت ہے وہ بندوق رکھیں جو تلوار رکھ سکتے ہیں وہ تلوار رکھیں اور ان ہتھیاروں کا استعمال سیکھیں اور جنہیں ان چیزوں کے رکھنے کی قانوناً ممانعت ہے وہ کوشش کریں کہ قانون ان کی شرعی ضرورت کو پورا کرے،

پروانۂ امن

ہر قوم کے لئے ہتھیار پروانۂ امن ہے جس قدر کوئی قوم کیل کانٹے سے لیس ہوگی اسی قدر اس کا رعب ہوگا، اور دوسری قوموں کی غاصبانہ نگاہوں سے محفوظ اور انکی دستبرد سے مامون رہیگی،،۔

یاایھا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا، اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون ہ وما علینا الا البلاغ

طبّی مشورے

براہ راست جواب کے خواہشمند حضرات
جوابی لفافہ ضرور روانہ کریں۔

حکیم آزاد شیرازی اندرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

حکیم آزاد شیرازی

سر کی خشکی

س : بندہ کے سر کے بالوں میں بہت زیادہ خشکی ہے بہت علاج کئے۔ لیکن افاقہ نہیں ہُوا۔ جب سر منڈواتا ہوں تو سر کی جلد پر سرخ دانے نمودار ہوتے ہیں اور چند دنوں کے بعد ختم ہو جاتے ہیں اور خشکی کچھ گھٹ جاتی ہے لیکن جیسے ہی بال اُگنے شروع ہوتے ہیں دانے اور خشکی شروع ہو جاتی ہے۔ براہِ کرم کوئی موزوں نسخہ بتائیں تاکہ اس مُوذی مرض سے ہمیشہ کے لئے نجات پا سکوں۔

غیاث الدین۔ ملیریا انسپکٹر
محلہ میاں گان موضع و ڈاکخانہ
آنا۔ تحصیل چارسدہ ضلع پشاور

ج : آپ بال منڈوا کر چقندر کے پانی میں نمک ڈال کر سر دھویا کریں نیز رات سوتے وقت لیموں کے پانی کی سر پر مالش کریں۔ صبح دھولیں۔ سر پر ہر قسم کے صابن کا استعمال ترک کر دیں۔ بال خشک ہونے پر روغن بنفشہ اور روغن کدو ملا کر سر پر ملیں۔ موسم سرما میں روغن ناریل اور روغن سرسوں ملا کر بالوں میں لگایا کریں۔ امید ہے ان تراکیب سے سر کی خشکی دُور ہو جائیگی۔

دردِ کمر اور عام جسمانی کمزوری

س : میری عمر ساڑھے پندرہ سال ہے۔ کبھی کبھی کمر میں درد ہوتا ہے۔ کھڑا ہو کر انگڑائی لیتا ہوں تو تو آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ پیشاب بھی زرد رنگ کا آتا ہے۔ زیادہ دیر چلنے سے ٹانگیں تھک جاتی ہیں۔ براہِ کرم بہتر علاج تجویز فرمائیں۔

محمد یعقوب
ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع فیصل آباد

ج : معلوم ہوتا ہے کہ آپ عام جسمانی کمزوری میں مبتلا ہیں۔ اس لئے آپ عمدہ غذا دودھ، دہی، دیسی گھی، گوشت اور موسمی پھلوں کا بکثرت استعمال کریں۔ جسم پر خصوصاً ٹانگوں پر روغنیات کی مالش کیا کریں کوئی ہلکی ورزش بھی کریں۔ انشاء اللہ تندرست ہوں گے۔ ہاں اگر کسی قسم کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ تو اپنے حالات مفصل لکھ کر بھیجیں۔ درد کمر کے لئے کسٹرآئل کی مالش کر لیا کریں یا کلونجی ۱ تولہ کوٹ کر آدھ پاؤ تلوں کے تیل میں ملا کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ اور تیل صاف کر کے رکھیں۔ اس تیل کی مالش سے دردِ کمر دُور ہو جائے گا۔

یادداشت کمزور ہے

س : میرے ایک دوست کی یادداشت بہت کمزور ہے لہٰذا کوئی آسان علاج بتائیں؟

محمد زاہد اوّل
حیدر آباد (سندھ)

ج : (۱) ایک تولہ دارچینی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لیں۔ سارے دن میں وقفے وقفے سے یہ ٹکڑے منہ میں رکھ کر چوستے رہیں۔
(۲) کندر ۶ ماشہ رات کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح مل چھان کر پانی پی لیا کریں۔

لیلیٰ کی انگلیاں

س : آپ نے لکھا تھا کہ جناب عبدالرحمٰن شیخ بی اے، ایل ایل بی ایڈووکیٹ حیدر آباد سے کیا رشتہ ہے؟ شیخ صاحب ہمارے

(باقی ۱۷ پر)

بہنوں کا صفحہ

اپنے شوہروں کی اصلاح کیجئے

پیاری دینی بہنو! آج کل ہر طرف معاشرہ کی تباہی کا ذکر آپ بھی سنتی ہونگی۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ معاشرہ کی خرابی کی وجوہات میں سے ایک وجہ رشوت کی لعنت بھی ہے۔ اگر صرف عورتیں یہ چاہیں کہ ملک ترقی کرے اور معاشرہ بیمار رہنے کے بجائے صحت مند ہو جائے اور ان کی آخرت بھی اچھی ہو جائے تو ضروری ہے کہ بہنیں اپنے شوہروں بھائیوں، بیٹوں اور دیگر عزیزوں اس لعنت سے بچائیں اور ان پر زور دیں کہ دنیا میں روکھی سوکھی کھانا آخرت کی ذلت اور عذاب کے مقابلے میں بہت تھوڑی تکلیف ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ حلال کی روکھی سوکھی میں حرام کی عیاشی سے کئی لاکھ گنا زیادہ لذت ہے۔ صرف محسوس کرنے کی ضرورت ہے۔ ذیل میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے چند واقعات پیش کئے جا رہے ہیں تاکہ بہنوں کو معلوم ہو سکے کہ ہمارے بزرگوں کے کیا حالات تھے اور کیسے انہوں نے بادشاہی میں فقیری کی اور ہم بہنیں فقیری میں بادشاہی کا سوچتی ہیں اور اپنی اس سوچ سے مردوں کو بھی خراب کرتی ہیں اور برائی کے راستے پر چلنے کے مجبور کر دیتی ہیں۔

خلیفہ سلیمان نے مرنے سے قبل ایک وصیت میں اپنا جانشین نامزد کر دیا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد لوگ دمشق میں ایک جامع مسجد میں جمع ہوئے۔ تمام اُمراء، وزراء، شہزادے اور فوجی جرنیل اس وصیت کے بعد مُہر ٹوٹنے کے منتظر تھے۔ جس اہلکار کے ذمے یہ کام تھا اس نے جب مُہر توڑ کر اعلان کیا تو معلوم ہوا کہ عمر ثانی کو نامزد کیا گیا ہے۔ سب لوگ بہت خوش ہوئے مگر خود عمر خاموش اور ناخوش معلوم ہوتے تھے۔ جملہ حاضرین ان کی جانب تعجب سے دیکھ رہے تھے۔ عمر اٹھے اور گویا ہوئے :

"صاحبو! یہ نامزدگی ہے۔ انتخاب نہیں......"

حاضرین نے کہا، "ہم اس نامزدگی کی تائید کرتے ہیں۔ ہم تمہیں چاہتے ہیں"۔

عمر: "اس عزت افزائی کا شکریہ مگر اس نامزدگی کے رُد کرنے یا تسلیم کرنے کا حق مجھے ہے۔ لاکھوں، کروڑوں انسانوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری ایک عظیم کام ہے اور میں اپنے کو اس کے لئے کمزور پاتا ہوں۔ اس لئے آپ کو مجھ سے بہتر آدمی منتخب کرنا چاہیئے۔"

حاضرین: "سارے ملک میں تم جیسا مستحق شخص ہم نہیں پاتے، یہ بوجھ تمہیں سنبھالنا پڑے گا۔ ہمیں ایسا کوئی اور شخص نہیں ملتا۔"

عمر: "اچھا تو میں اس ذمہ داری کو قبول کرتا ہوں مگر ایک شرط پر وہ یہ کہ جب میں راستی پر ہوں میری مدد کرو۔ جب غلطی پر ہوں مجھے میری غلطی پر آگاہ کرو اور ضرورت پڑے تو میری مخالفت کرو"۔

حاضرین: (بیک زبان) منظور، منظور۔

اور پھر حلف اٹھایا گیا۔

خلیفہ محل کی جانب روانہ ہوا۔ دو رویہ سڑک پر بارہ ہزار سپاہی کھڑے تھے خلیفہ نے جرنیل کی طرف تعجب سے دیکھا۔

جرنیل: عالیجاہ! آپ کے محافظ دستے ہیں۔

عمر: مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ اگر عوام کی محبت مجھے خطرات سے نہیں بچا سکتی تو سپاہیوں کی تلوار کی حفاظت مجھے قبول نہیں ان سپاہیوں کو ایسے مقامات پر بھیج دیا جائے جہاں امن قائم کرنے کی ضرورت ہو۔

جرنیل نے سلام کر کے تعمیل کا وعدہ کیا۔

خلیفہ محل میں داخل ہوا تو آٹھ حبشی ملازمین سر جھکائے کھڑے تھے۔ خلیفہ نے اب وزیر کی جانب استفسارانہ نظر اٹھائی۔

وزیر: عالیجاہ! یہ آپ کے خدمتگار ہیں

(باقی ۲۳ پر)

بچوں کا صفحہ

حضرت مولانا تاج محمود امروٹی رحمۃ اللہ علیہ

پیر علی محمد راشدی

پیارے بچو! ابھی پچھلے ہفتے آپ نے جشن آزادی کا شور سنا ہے۔ یہ آزادی اللہ پاک کی بہت بڑی نعمتوں میں ایک ہے۔ ہم آج جو آزاد پاکستان کے آزاد شہری ہیں اور آزادی سے اپنے پیارے وطن پاکستان میں رہ رہے ہیں۔ اس آزادی کو حاصل کرنے کے لئے ہمارے بزرگوں نے بڑی قربانیاں دی ہیں ان بزرگوں میں سے ایک حضرت مولانا امروٹی بھی تھے حصول آزادی کے کام میں اور بزرگ ہستیاں بھی آپ کے ساتھ وابستہ تھیں، مثال کے طور پر پیر تراب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ پر صاحب جھنڈے والے (پیر میاں رشد اللہ صاحب علیہ الرحمۃ) مولانا عبید اللہ سندھی رح، حاجی عبد اللہ ہارون، شیخ عبد الرحیم حیدر آبادی، اور رئیس جان محمد جونیجو"

لیکن ان تحریکوں کے اصل محرک مولانا امروٹی ہی تھے، جن کے قدم مبارک اخیر وقت تک ہر قسم کی لغزش سے مُبّرا رہے،

میں نے انکی زیارت فقط ایک مرتبہ کی، پیر تراب علیشاہ مرحوم قمبر والے، حضرت امروٹی سے ملاقات کرنے کے لئے امروٹ شریف گئے اور مجھے بھی آپکی خدمت میں ساتھ لائے" رک جنکشن سے اتر کر تانگہ پر سوار ہو کر امروٹ شریف پہنچے، مولانا صاحب مسجد کے باہر درخت کے سایہ تلے ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے نحیف البدن اور بہت بوڑھے تھے، آپ لمبے قد کے تھے، لیکن ان دنوں ایسے معلوم ہو رہا تھا کہ ہڈیوں پر پوست چڑھا ہوا ہے، آپ کی ریش مبارک دراز اور سفید تھی، لباس کھادی کا تھا دونوں بزرگوں نے محبت سے مصافحہ کیا اور زیادہ دیر تک آپس میں گفتگو کی، مجھے افسوس ہے کہ اس گفتگو کا مطلب میرے ذہن سے فراموش ہو چکا ہے سارا دن گذار کر شام کو واپس ہوئے،

مولانا صاحب بڑے عالم ہونے کے علاوہ پیر طریقت بھی تھے، سارے سندھ میں آپ کے لئے عزت اور احترام کا جذبہ موجزن تھا کانگریس اور تحریک خلافت کے بڑے بڑے لیڈر آپ کی قدر اور احترام کرتے تھے"

"عدم تعاون" کی تجویز جس پر بعد میں کانگریس نے عمل کیا سب سے پہلے مہاتما گاندھی کے ذہن میں مولانا امروٹی رح نے ڈالی تھی اس تجویز کا یہ مطلب تھا کہ برٹش گورنمنٹ سے کسی بھی کام میں تعاون اور اشتراک نہ کیا جائے، سرکاری ملازمین انگریزوں کی ملازمت چھوڑ دیں، مسلمان فوجی فوج سے نکل آئیں خراج دینے والے خراج دینے سے انکار کر دیں خطابات اور القابات پانے والے یہ اعزازات واپس کر دیں وغیرہ ذالک"

چند دنوں کے بعد تحریک ہجرت شروع ہوئی جس کا مطلب یہ تھا کہ انگریزوں کی حکومت ہوتے ہوئے ہندوستان "دار الحرب" بن گیا، اس لئے مسلمان اپنے وطن سے ہجرت کر کے افغانستان جا کر رہیں اور وہاں سے فوج مرتب کر کے انگریزوں سے جنگ لڑیں مولانا عبید اللہ صاحب سندھی رح پہلے ہی خفیہ طور پر تکالیف اور مصائب جھیل کر افغانستان پہنچے تھے،

امیر امان اللہ خان انہی دنوں افغانستان کے تخت پر متمکن ہوا تھا، اس کے دل میں بھی انگریزوں کے خلاف غم و غصہ کا جذبہ موجزن تھا اور وہ اپنے ملک سے فرنگیوں کا تسلط ختم کرنا چاہتا تھا جس کے لئے انگریز ابھی تیار نہیں تھے،

اس پس منظر کو ملحوظ رکھ کر مولانا امروٹی رح نے ہند اور سندھ کے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ ہجرت کریں اور ہجرت کا کام پیر سید تراب علی شاہ مرحوم کے سپرد کیا، ہندوستان سے تو چند لوگ گئے، لیکن سندھ سے ہزارہا لوگ اپنا مال اسباب، زمینیں اور جائدادیں بیچ کر قافلے بنا کر افغانستان کی طرف روانہ ہوئے"

پروگرام یہ تھا کہ مہاجرین کی اچھی خاصی تعداد نکل جانے کے بعد آخری قافلہ سے مولانا تاج محمود امروٹی رح اور پیر تراب علی شاہ خود بھی روانہ ہونگے، لیکن اس دوران افغانوں اور انگریزوں کے درمیان بارڈر پر باقاعدہ جنگ شروع ہو گئی انگریزوں نے افغانستان کی آزادی تسلیم کر کے جلدی جلدی امان اللہ خان سے صلح کر لی

هدیہ :۔ ۱۲/ روپے صرف

ایجنٹ حضرات
بذریعہ خطوط نمبر کی
تعداد سے آگاہ فرمائیں
کمیشن وضع کر کے باقی
رقم کی وی پی کی جائے گی

کتابی انداز میں شاندار طور پر شائع
کیا جا رہا ہے اور انشاء اللہ
۲۸ / اگست
کو منصۂ شہود پر آئے گا۔

۲۸ / اگست
کا شمارہ
معمول کے مطابق
الگ شائع ہو گا۔

صرف اُن مستقل خریداروں کو ۹ روپے میں پیش کیا جائے گا، جو
بذریعہ منی آرڈر پیسے پیشگی روانہ کریں گے یا وی پی کے لئے لکھیں گے